قولہ تعالیٰ ھو الامر بالیکاد النون و یخلق ما لا تعلمون

الحمد للہ والمنۃ کہ

سیرتِ جہانگیری

[illegible] ے گئے ہیں

بندے حالات شریف

[illegible]ثِ زمان قطبِ دوران سیدنا و مولانا شیخ العارفین

[illegible]ضرت سید شاہ مخلص الرحمٰن الملقب بہ جہانگیر شاہ قدس سرہٗ

حسب ایمائے جناب حکیم مولوی سکندر شاہ صاحب اعظم گڈھی مقیم بنارس

بماہ ربیع الاول شریف ۱۳۳۸ھ

[illegible]ام جناب [illegible] خلیفہ جناب سلطان الاولیا محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]ول تعداد ۵۰۰ سنہ ۱۹۱۹ء بار دوم تعداد ۱۰۰۰ سنہ ۱۹۶۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بعض حالات شریفہ وکرامات عجیبہ جناب دادا پیر صاحب
غوث زمان وقطب دوران **قبلۂ عالم شیخ العارفین** سیدنا ومولانا

حضرت شاہ مخلص الرحمن روحی فداہ

الملقب بہ جہانگیر شاہ قدس اللہ سرہ العزیز جو نہایت مختصر طور پر لکھے گئے ہیں
شایع ہوئے :-

آپکی عمر شریف ۷۳ سال کی ہوئی۔ آپ کا مولد ومسکن ہو ضع مرزا کھیل شریف
نواح شہر اسلام آباد عرف چاٹگام ہے۔ آپ کا طریقہ قادریہ شریف اور مشرب
ابو العلائی ہے آپ کا مزار مبارک مرزا کھیل شریف میں زیارت گاہ خلائق اور
خواص وعام ہے آپ کو اپنے حضرت شیخ کی بارگاہ سے لقب جہانگیر شاہ عطا
ہوا۔ اور آپ کا خداداد ی لقب **شیخ العارفین** ہے۔ آپ کے تصرفات اور کرامات
کے واقعات نہایت کثیر ہیں۔ ان میں سے صرف بعض شائع کئے جاتے ہیں۔
اس خدمت طبع کی بجا آوری میں اس ناچیز سے جو فرد گذاشت اور
غلطی ہوئی ہو اللہ پروردگار عالم اپنی رحمت سے معاف فرمائے آمین۔

سکندر شاہ عفرلہٗ

سیرت جہانگیری

اسلام آباد کا مختصر بیان

حضرت سیدنا شیخ العارفین کا مولد و مسکن موضع مرزا کھیل شریف ضلع چاٹ گام ہے۔ اسلام آباد اور شہر سبز بھی اس شہر کو کہتے ہیں۔ ملک بنگال میں اس سرزمین کو بہت بڑا یہ شرف حاصل ہے کہ وہ اولیاء اللہ کے قدوم سے منور اور ان کے فیضان و برکات سے مالامال ہے۔ اور اس خطہ پاک سے بہت اہل علم و ارباب کمال پیدا ہوئے ہیں۔ یہ شہر سمندر کے ساحل اور دامن کوہ میں آباد ہے۔ چونکہ یہ ایک بہت بڑا بندرگاہ ہے۔ اسی وجہ سے عرب فاتحین نیز عربوں کے چین کو جانے والے قافلے ابتدائے اسلام میں یہیں سے گزرے بعض یہاں آباد ہو گئے۔ اور اس کثرت کے ساتھ آباد ہوئے کہ باوجود امتداد زمانہ اب تک یہاں کی طرز معاشرت میں ایک جھلک عرب کی نظر آتی ہے۔ اور یہاں کی ملکی مروجہ زبان میں عربی الفاظ مخلوط اور مستعمل ہیں۔ تحفظ نسب کا خیال اور ر[illegible] یہاں کے مسلمانوں میں مثل اہل عرب کے اب تک چلا آتا ہے:۔

حضرت شیخ العارفین کے خاندانی حالات اور ولادت شریف

جناب مولوی سید غلام علی صاحب رحمتہ ال[illegible] حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ کے والد ماجد [illegible]

...مذہبی بزرگ اور دنیوی حیثیت سے وکالت پیشہ اور زمیندار تھے۔ جن کے اجداد
...بزرگوار عرب سے آکر یہاں آباد ہوئے تھے۔ آپ کے بزرگوں میں دو بھائی بڑے میاں
...صاحب اور چھوٹے میاں صاحب کے نام سے معروف تھے۔ قصبہ دیانگ۔ تھانہ
...ضلع جاٹ گام انہیں بزرگوں کی اولاد سے آباد ہے۔ جو نہایت محترم اور صحیح
...مرتبا کہیں ...سب آل رسول تسلیم کیجاتی ہے۔ یہ خاندان ان اطراف میں نہایت معزز اور مکرم ہے
...ہیں۔ ملک حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ کی ولادت شریف ۱۲۲۹ھ ہجری مطابق
...سنہ کے مطابق ۱۸۱۴ء میں دوشنبہ کے دن ہوئی۔ آپ نہایت حسین و جمیل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے
...سے بہت چیز آپ میں ودیعت فرمائی تھی جس کی وجہ سے ہر ایک کا دل آپ کی طرف
...دامن کو بے اختیار کھینچتا تھا۔ آپ کا نام نامی و اسم گرامی والدین نے مخلص الرحمٰن
...نیز عربوں سا۔ اور پیار سے کبھی کبھی میاں جان بھی فرماتے تھے۔

...بعض ... آپ کے والد ماجد لوگوں سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ میرا یہ نور العین گل ریحاں
...نہ اب تک اس کو ترو تازہ اور شاداب رکھ سکو گے تو اس سے ہمیشہ خوشبوئے روح افزا پاؤ
...ریحاں کی ملک ... آپ کے والد ماجد کا یہ فرمانا محض شفقت پدری ہی سے نہ تھا بلکہ آپکی بزرگی
...اور ریحان ... سے تھا۔ کہ اس وقت جو بات خیال فرمائی اور ظاہر فرمائی وہ پوری ہوگئی
... ہدایت اور یہ خوشبوئے روح افزا تمام عالم میں پھیل گئے

...رحمتہ الل... بالائے سرش زہوشمندی   میتافت ستارہ بلندی

...والد ماجد ... ہجری کی ... لیکن آپکی وفات شریف کی تاریخ اور مہینے کا علم اب تک نہیں ہوا

آپ کے سر سے سایۂ پدری عالم طفولیت ہی میں اٹھ گیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ
رحمتہ اللہ علیہا نے آپکی پرورش اور تعلیم و تربیت فرمائی:

آپ کی ظاہری تعلیم | آپ کے اساتذہ میں ایک مشہور عالم مولانا عبدالجبار ص
اور مولانا عبدالخالق صاحب (جن کے آباد اجداد سمرقند سے آئے تھے) اور مولو
عین الدین صاحب ہیں۔ جنسے آپ نے قرآن مجید اور اردو۔ فارسی اور عربی
متداولہ کو پڑھا:

حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ العزیز ابتدائے عمر سے ہی نہ
ذہین اور ذکی اور قوی الحفظ تھے۔ تھوڑے ہی دنوں میں اکثر کتابیں مختلف ع
کی آپ کے مطالعہ سے نکل گئیں۔ جب آپ نے اپنے ملک کی تعلیم مروجہ
فرمالی تو آپ کی والدہ ماجدہ رحمتہ اللہ علیہا نے اپنی کبر سنی کے خیال سے م
سمجھا کہ آپ کی شادی اپنے سامنے کر دیں چنانچہ ایک شریف اور معز
خاندان میں آپکی شادی کر دی۔ آپ کی زوجۂ مطہرہ کا نام لطف النساء
رحمتہ اللہ علیہا ہے:

چونکہ خدا نے آپ کو نہایت بلند حوصلہ اور عالی ہمت بنایا تھا اور ذ
علم آپ میں حد سے زیادہ تھا۔ اس لئے بقیہ علوم کی تکمیل کیلئے آپ نے سفر
فرمایا اور تمام علوم معقول و منقول کو کلکتہ میں حاصل کر کے ایک
متبحر عالم ہو گئے:

آپ پر محبت آلہی کے ذوق و شوق کا غلبہ اور شیخ کی تلاش

علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد حضرت شیخ العارفین کے دل میں محبت آلہی کے ذوق نے غلبہ کیا۔ اور آپ نے خیال فرمایا کہ اصلی علم علم معرفت اور عرفان آلہی ہے۔ جو بغیر شیخ کامل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ کو شیخ کامل کی تلاش ہوئی۔ اور اب آپ طالب حق ہو کر جناب مولانا برہان صاحب رح فرنگی محلی لکھنوی کی خدمت میں تشریف لیگئے۔ مولانا برہان صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک کامل درویش تھے۔ لیکن آپ کی توجہ منتقلہ نہ تھی۔ اس وجہ سے جناب مولانا نے ہمارے حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ العزیز سے فرمایا کہ:۔

آپ کو حزب البحر پڑھنے اور پڑھانے کی اجازت دیکر رخصت کرتا ہوں حضرت مولانا سید امداد علی صاحب رح بھاگلپوری کی خدمت میں جائیے۔ ان کا قلب نورانی ہے۔ وہ اس زمانے میں ایک کامل اور مکمل شیخ ہیں۔ آپ کا مقصد انکی خدمت میں انشاء اللہ تعالی حاصل ہوگا۔

آپ نے جناب مولانا صاحب موصوف کے اس ارشاد کے مطابق قصد حاضری خدمت حضرت سیدنا شیخ العالم سید امداد علی رح کیا جو اس زمانہ میں یکسر ہیں صدر اعلیٰ تھے، وہاں پہنچکر آپ ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضرت سیدنا شیخ العالم قدس سرہ نے آپ کو ایک متبحر عالم دیکھکر آپکی تعظیم فرمائی۔ اور اپنے پہلو میں بٹھایا۔ اور اپنا [illegible] کو عنایت فرمایا۔ آپکے مافی الضمیر سے واقف ہوکر اور آپ کو محبت آلہی کے ذوق [illegible] سے سرشار دیکھکر حضرت سیدنا شیخ العالم قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ

یہاں قیام کیجئے ۔مناسب وقت میں آپ کو تعلیم و تلقین کیجائیگی ۔اس فرمان کے
موافق آپ وہاں رہنے لگے۔ حضرت شیخ العالم نے سلسلہ قادریہ شریف میں
مرید فرمایا ۔ اور مقررہ وقت پر توجہ دی ۔ اور آپ کے ذوق و شوق اور محبت آ
میں روز بروز ترقی ہوتی گئی ۔ آپ پر محویت اس درجہ طاری ہوئی کہ ظاہری ہوش
حواس جاتے رہے ۔ اور آٹھ دن تک اسی عالت میں مستغرق رہے ۔ اور برکت شیخ
ہمت شیخ سے رفتہ رفتہ پھر ہوش و حواس میں آئے ۔

حضرت شیخ العالم کی توجہ سے آپ تھوڑے عرصہ میں ایک اعلیٰ مقام

مقام خواجہ برتر از گمان است + برون از حد تقریر و بیان است

اور خدمت شیخ سے حقیقت کا پتہ پاکر محبت الٰہی کے دریا میں ڈوبے"

ایک بار حضرت شیخ العارفین نے اپنی بڑی صاحبزادی صاحبہ سے وہ
پہلو میں بیٹھنے اور حقہ پینے کا جو حضوری شیخ میں ابتدائیہ پیش آیا تھا بیان فرماکر یہ ار
فرمایا کہ اس واقعہ کے بعد جب ہم آداب شیخ سے واقف ہوئے تو پہلوئے شیخ سے شیخ
سامنے آئے پھر سامنے سے صف نعال میں آئے پھر شیخ کے روبرو غائب ہوگئے

مرا طاقت دیدن او کجا — کہ بے خود شوم ہر نامش برد
بہ میخانہ جامی نہ از خود درد — مگر ہمت شیخ جامش برد

حضرت شیخ العارفین حضوری شیخ میں چھ مہینے رہے ۔ اس درمیان میں آپ کو
کے لئے بحکم شیخ اپنے دادا پیر اعلحضرت غوث العالم سیدنا مولانا حکیم شاہ محمد

قادری فاروقی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں چھپرہ شریف رہے۔ اور پھر وہاں سے رخصت پاکر خدمت شیخ میں حاضر ہوئے :۔

اعلیحضرت سیدنا غوث العالم کا ایک گرامی نامہ چھپرہ شریف سے ہمارے حضرت پیردادا پیر صاحب رح کے نام پھا گلپور شریف صدور فرما ہوا۔ جسمیں ہمارے حضرت شیخ العارفین رح کو بھی یاد فرما کر سلام ارقام فرمایا۔

ایک دفعہ حضرت سیدنا شیخ العارفین رح نے بڑی صاحبزادی صاحبہ رح سے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہم پردادا پیر قدس سرہ العزیز کی ہیبت اس درجہ غالب تھی کہ ہم انکے سامنے کھڑے نہ ہو سکتے تھے :۔

جب حضرت سیدنا شیخ العارفین رح پر غلبہ محبت و عشق حد سے زیادہ ہو گیا۔ اور روح میں غایت درجہ حرارت آگئی تو حضوری شیخ میں قدموں پر گرے اور یہ عرض کیا کہ جنگلوں اور پہاڑوں میں جاکر مشغول ہونے کی اجازت عطا ہو حضرت سیدنا شیخ العالم رح نے فرمایا۔ آپ **جہانگیر** ہیں۔ آپ کی وجہ سے بہت ملک آباد ہونگے۔ اپنے گھر میں رہکر یاد خدا میں مشغولی کیجئے اور مخلوق کو خدا کا راستہ بتایئے۔

آپ کی خلافت چھ مہینے کے بعد آپ کے تعلقات روحانی اور قابلیت کو دیکھکر حضرت سیدنا شیخ العالم قدس سرہ نے بہ اشارت غیبی آپ کو خلافت و اجازت عطا کی اور لقب جہانگیر شاہ سے ملقب فرمایا۔ اور وصیت کی کہ اپنے اور بندگان خدا کے فائدہ کیلئے کوشش اور مجاہدہ کے ساتھ خدا اور رسول کی

رضامندی میں مشغول رہنا:

حضرت سیدنا شیخ العالم قدس سرہ کی بارگاہ سے آپ کو جو لقب جہانگیر رک پ
عطا ہوا۔ ایک دفعہ اس کے بارے میں حضرت سیدنا شیخ العارفین نے یہ ظاہر میا
فرمایا کہ بنیاد تو ہم نے رکھدی ہے۔ مگر اس کی تکمیل ہم نے ہمارے
حضرت قبلہ وکعبہ روحی فداہ مدظلہ العالی کا ذکر کر کے فرمایا کہ) ان کے
پر موقوف رکھی ہے۔ ہمارے حضرت قبلہ مدظلہ نے ارشاد فرمایا کہ ذی
۱۳۳ھ کی ۲۲ یا ۲۳ تاریخ کی صبح کو ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارے حضرت قد
سرہ کا خداداد ی لقب شیخ العارفین ہے اور عالم غیب میں آپ لقب
شیخ العارفین سے ملقب ہیں:۔

جب حضرت شیخ العارفین خدمت شیخ سے فیضیاب اور دولت سرمد
سے مالا مال ہو کر حسب الحکم مراجعت فرمائے وطن ہوئے تو جملہ اعزہ واقربا اور متعلق
کو نہایت ہی مسرت اور شادمانی حاصل ہوئی۔ اور آپ یاد الٰہی اور ہدایت
خلق میں مشغول ومصروف ہوئے۔

آپ کے فیوض وبرکات اور طرز معاشرت | علم ظاہری کا سلسلہ درس وتدریس بھی
جاری فرمایا جنہوں نے آپ کے۔ وبروزانوے ادب تہ کیا خدا نے ان کو دینی
اور دنیوی عمر درج تعیب فرمایا۔ آپ کے حلقہ درس سے بہت لوگ
فارغ التحصیل اور ذی استعداد جید عالم ہو کر نکلے:۔

آپ ایسا حسن وجمال اور ایسی ہیبت حق رکھتے تھے کہ جو شخص آپ کے چہرہ
ب جہانگیہ رک پر نظر ڈالتا۔ بار دگر نظر اٹھا کر دیکھنے کی اس کو جرأت نہ ہوتی آپ کا قد میانہ
یہ ظاہرے مبارک کالوں پر پڑے ہوئے رنگ نہایت ملیح وصبیح اور نورانی سے

عارض است ایں یا قمر یا لالہ حمراست ایں
یا شعاع شمس یا آئینہ و لہا است ایں
چشم تو جادو است یا آہو است یا صیاد خلق
یا دو بادام سیہ یا نرگس شہلا است ایں
قامت است ایں یا الف یا نخل یا سرو مراد
یا مگر گلدستہ باغ جناں آراستہ ایں
کوئے تو کعبہ است یا خلد بریں یا بوستان
یا گلستان ارم یا جنت الماوی است ایں

نہایت خندہ رو اور شیریں زبان تھے۔ اور آپ کا کلام قرآن وحدیث کے
مطابق ہوتا تھا۔ گویا آپ ناطق باللہ تھے۔ طرزِ معاشرت عادات، اخلاق
اور ہر ایک دینی اور دنیوی کام میں آپ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کامل اتباع تھے۔ اور ہر کل قدم بقدم چلتے تھے۔
حضرت سیدنا شیخ العارفین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ آپ کے فیضان
دلوں میں درد اور محبت الٰہی پیدا ہو جاتی ہے۔

مدح او حیف است با زندانیاں ۔:. گویم اندر مجمع روحانیاں

آپ کے خواب کی یہ کیفیت تھی کہ جب کوئی آواز دیتا تو جاگنے والے کی طرح جواب دیتے تھے۔ غفلت کی نیند کبھی نہیں ہوتی تھی ؎

خواب بپسند دگہے آن فتنہ بیدار من درد انگیزی بہ نہاں را فراموشم چساں

آپ کا معمول شریف آپ کا معمول یہ تھا کہ پچھلی رات کو تہجد کی نماز پڑھتے فجر تک ذکر، مراقبہ و مشاہدہ فرماتے۔ نماز فجر کے بعد پھر مراقبہ و مشاہدہ فرماتے اس کے بعد قرآن شریف کی تلاوت۔ نماز چاشت کے بعد درس اور کثیر التعداد آیندگان و روندگان کی خبر گیری کرتے اور ان کے لئے دعا فرماتے قریب نصف النہار کھانا تناول فرماتے۔ اور بعد طعام قیلولہ فرماتے نماز ظہر کے بعد پھر درس طلباء اور مریضوں اور اہل حاجت کی مشکل کشائی فرماتے آپ کی بارگاہ سے کوئی بھی محروم نہ رہتا تھا ؎

باز آ باز آ ہر انچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

نماز عصر سے نماز مغرب تک صحن میں ٹہلتے ہوئے تسبیح پر درود پڑھتے اور اپنے آخر زمانے میں ہاتھ اٹھا کر عام بندگان خدا کے لئے دعا کرتے اور فرماتے عام مخلوق کے لئے سوا ہمارے کون دعا کرے گا۔ گاہے گاہے دعا میں اپنے چھوٹے صاحبزادے ہمارے حضرت

یاں قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی روحی فداہ کو یاد فرماتے تھے اور آپ کے حق میں یہ دعا
نے وا- فرماتے تھے۔ اور آپ کے حق میں دعا کہ ان کو پیغمبری علم نصیب کر۔ اور
ے ہمارے بعد ہمارا جانشین بنا۔

جیلاں بے مؤید بے کتاب دادستا .:. بینی اندر دل علوم انبیا

نر پڑھتے نماز مغرب کے بعد عشا تک مراقبہ و مشاہدہ میں مشغول رہتے۔ بعد نماز عشا
بہ و مشا کھانا تناول فرماتے۔ کبھی جی چاہتا تو سماع نہایت ذوق و شوق سے
بعد درس [illegible] سنتے۔

سے لئے [illegible] امور خیر میں آپ کی مشغولی رمضان شریف میں معمولات سے زیادہ
رلہ فرماتے [illegible] اور دن میں قرآن مجید کی تلاوت اس مبارک ماہ میں زیادہ فرماتے رہتے
ی کی مشکلکہ نماز صوم و علالت میں بحالت ہوش کبھی آپ سے قضا نہیں ہوئی۔ روزہ اور
نماز موافق شریعت نہایت مستحب طور پر ادا فرماتے تھے۔ کامل تیس سال
پرستی ہاتھ آپ نے ریاضتہائے شاقہ فرمائی ہیں۔

بازآ [illegible] آپ کی ذات بابرکات سے پہلے سلسلہ طریقت کا سلوک کے ساتھ
یح پر د[illegible] اس طرح جاری رہتا۔ مجذوب درویش تھے جن سے
خدا کے [illegible] حاصل ہو سکتی تھی۔ آپ نے حسب ہدایت حضرت سیدنا
ن دعا کہ [illegible] کی طرف توجہ فرمائی۔ تو بہت لوگ سلسلہ عالیہ
حضرت [illegible] داخل ہونے لگے۔ رفتہ رفتہ آپ کی کرامت اور

بزرگی کا غلغلہ عالم میں پھیل گیا۔

آپ کو لوگ بڑے مولانا صاحب کہتے تھے۔ اور آپ کی پالکی معزز
اپنے کندھوں پر اٹھاتے۔ اور اسکو اپنا فخر اور وسیلہ نجات سمجھتے تھے
آپ کا طریقہ قادریہ شریف، مشرب ابوالعلائی چشتی شریف
مذہباً آپ سنی حنفی تھے۔ طریقہ عالیہ قادریہ میں مرید فرماتے۔ اور طریقہ ابو
چشتی شریف کے موافق تعلیم اور توجہ عطا فرماتے کبھی کبھی آپ حلقہ
اور سماع فرماتے تھے۔ آپ کے فیضان صحبت سے ذوق و شوق
محبت آلہٰی کی آگ دلوں میں بھڑک اٹھتی تھی۔ اور بیشمار طالبین مولیٰ
اہل حاجت قریب و بعید سے بکثرت آتے۔ اور آپ کی زیارت سے مشر
ہوکر اپنے مقصد کو پہنچتے تھے۔ آپ کی ذات بابرکات حضرت مولانا روم
سرہ کے اس شعر کی مصداق تھی ؎

یک زمانہ صحبتے با اولیا ⁂ بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

غلاموں کی درخواست پر آپ خود بھی کہیں کہیں تشریف لیجاتے اور بندگا
خدا کی ہدایت اور مشکل کشائی فرماتے۔ ان دیار میں طریقہ محفل میلاد شر
نبوی مروج نہ تھا۔ حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ نے محافل میلا
شریف کے انعقاد کی ہدایت فرمائی۔ اور آپ کی بدولت اب
لوگ میلاد شریف کی محفلیں منعقد کر کے خیر و برکت حاصل کر

گ۔ حضرت سیدنا شیخ العارفینؒ قدس سرہ دنیوی کام اس روش سے کرتے
جس سے کارِ آخرت میں غفلت نہیں ہوتی تھی۔ آپ غفلت سے بہت
ڈرتے تھے۔ اور ہمیشہ دعا کرتے کہ اے پروردگار ایسی تونگری سے بچانا جو
مجھے غفلت پیدا کرے۔ آپ کو غفلت سستی اور کاہلی سے نہایت
نفرت اور اس کا احتراز رہتا۔ فرماتے تھے۔ غفلت اور سستی شریفوں کا شعار نہیں
یہ غلاموں کا شعار ہے اور نجابت کی بقا ہمیشہ محنت کشی اور چستی سے
ہوتی ہے۔ دینی یا دنیوی مشغولی سے کبھی بیکار نہیں رہتے تھے۔ یا دینی کام
کرتے تھے یا دنیوی۔ بیکاری کو بہت ناپسند فرماتے اور اس سے گھبراتے تھے
آپ وارد و صادر اور مسافرین کی مہمان نوازی فرماتے اور عزہ واقارب سے
بصلہ رحمی پیش آتے۔ اور شیریں کلامی سے سب کو خوش رکھتے تھے۔
صفائی اور دینداری کی ترغیب و تعلیم آپ عام طور پر فرمایا کرتے تھے۔
ہمیشہ مولیٰ کا خیال آپ کو رفتار گفتار و معاملات میں اور ہر حال میں
رہتا تھا۔ آپ علم شریعت و طریقت کے مجمع البحرین تھے۔ مشکل سے
مشکل مسائل کو اس طریقہ سے حل فرماتے کہ سائل کی تسکین ہو جاتی۔

تبحر علمی آپ کی وسعت معلومات اور آپ کا تبحر علمی ایسا تھا کہ کوئی
آپ کے سامنے لب کشائی کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔

ایک بار مولوی کرامت علی صاحب جونپوری، چاٹ گام میں آئے

اور انہوں نے ایصال ثواب اور بزرگان دین کی نذر و نیاز سے کہ جس کا۔
جواز شریعت اور تعامل سلف صالحین سے ثابت ہے۔ لوگوں کو منع کیا۔
اور ان مسائل کی حرمت و عدم جواز کے درپے ہوئے۔ ان کی یہ باتیں
رفتہ رفتہ دور تک مشہور ہوگئیں۔ اور مسلمانوں میں باہم اختلاف پیدا
ہونے لگا۔ یہ حالت دیکھکر شہر چاٹ گام کے مشہور عالم مولوی ابوالحسن صاحب
نے حضرت شیخ العارفین کی خدمت میں عرض کرایا کہ مولوی کرامت علی صاحب جونپوری
ایسا کہتے ہیں۔ آپ شہر میں تشریف فرما ہوں۔ تاکہ ان مسائل کی
تحقیق ہوکر جواز و عدم جواز میں جو حق ہو عوام کو اس سے اطلاع دیجائے۔
حضرت سیدنا شیخ العارفین شہر میں تشریف لیگئے اور قدم مبارک کی مسجد میں
قیام فرمایا۔ مولانا ابوالحسن صاحب کو آپ کے تشریف فرما ہونے کی اطلاع
ہوئی تو وہ اپنے مکان پر لیگئے۔ اور کہا کہ مولوی کرامت علی صاحب کے یہ
دلائل ہیں ان مسائل کے جواز میں جو دلائل ہیں بیان فرمائے جائیں۔ آپ
نے فرمایا۔ مولوی کرامت علی صاحب کو سامنے بلائیے۔ بالمشافہ سب بیان
کردیا جائے گا۔ یہ خبر جلد مشہور ہوگئی کہ آپ شہر میں اس غرض سے
تشریف فرما ہوئے ہیں۔ اور لال ڈیگی کے کنارے جو وسیع میدان ہے
وہاں مجلس مناظرہ قرار پائی :
یہاں مقررہ وقت پر لوگوں کا ایک انبوہ اور ازدحام ہوگیا۔ انگریزی
حکام نے پولیس انتظاماً مقرر کردی۔ اور کلکٹر اور دیگر انگریزی عہدہدار

انتظام کی غرض سے خود جلسہ میں پہنچ گئے۔ مولوی کرامت علی صاحب نے اپنی کتابیں گاڑی میں بھر کر پہلے سے بھیجدیں۔ جنہیں دیکھکر کلکٹر نے سیدنا شیخ العارفین سے دریافت کیا کہ آپ کی کتابیں کہاں ہیں آپ نے فرمایا مولوی کرامت علی کا علم کتابوں کے اندر ہے مگر ہمارا علم بفضلہ ہمارے سینے کے اندر ہے۔ اس کے بعد مولوی کرامت علی صاحب بھی گاڑی میں بیٹھکر آئے۔ لیکن گاڑی سے نہ اترے۔ انہوں نے پوچھا کہ جنسے مناظرہ قرار پایا ہے وہ کہاں ہیں۔ لوگوں نے حضرت سیدنا شیخ العارفین کو اشارے سے بتایا۔ اور مولوی کرامت علی صاحب نے دیکھا لیکن دیکھتے ہی ایک ایسی ہیبت حق ان پر طاری ہوئی کہ وہ جلسہ گاہ کے اندر قدم نہ رکھ سکے۔ اور فوراً واپس چلے گئے۔

اب لوگوں کا اشتیاق یہ ہوا کہ حضرت سیدنا شیخ العارفین ہی ارشاد فرمائیں تاکہ بندگان خدا جو اسقدر ذوق و شوق کے ساتھ یہاں تک پہنچے ہیں محروم نہ رہیں اس پر آپ نے کلمات طیبات اور ارشادات قدسی آیات سے حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ اور نہایت شرح و بسط کے ساتھ ایسی دلنشین تقریر فرمائی کہ سب لوگوں پر امر حق کا اظہار ہو گیا۔ اور ان کا اچھی طرح پورا پورا اطمینان ہو گیا۔ آپ کی بدولت [?] التعداد بندگان خدا کو ہدایت نصیب ہوئی اور وہ فتنہ اور گمراہی سے وہ محفوظ رہے:-

آپ کا حافظہ اسقدر قوی تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ کسی کتاب کو دیکھکر

چودہ برس تک اس کا مضمون ہمیں یاد رہتا ہے۔ ایسی یادداشت اور قوت حافظہ کسی میں دیکھنے میں نہیں آئی:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مرزاکھیل شریف کے جانب شمال ایک موضع میں جہاں شرفاء اور ذی علم لوگ آباد ہیں آپ تشریف لیگئے۔ وہاں کے علما نے عرض کیا کہ اس کو تو ہم لوگ کیا سمجھ سکتے ہیں کہ حضور کا مبلغ علم کس پایہ کا اور تجبہ علمی کس درجہ کا ہے۔ مگر اتنا جانتے ہیں کہ حضور کی تقریر کے مقابلہ میں کوئی ٹہیر نہیں سکتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر ہم نہ بھی پڑھے ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ صفائی قلب وعقل عنایت کی ہے کہ ایسی تقریر کرتے جسکا جواب انشاء اللہ کسی سے بن نہ پڑتا:۔

آپ کے ارشادات میں سے یہ بھی ہے کہ علما کو کسی سوال کے جواب میں تردد ہوتا ہے اور ہمکو یہ خیال ہوتا ہے کہ کونسا جواب دیں بہت جوابات فوراً ذہن میں آتے ہیں ؎

قوت جبریل از مطبخ نبود　　　بود از دیدار خلاق وجود

جنوری ۱۸۸۰ء میں بمقام موضع ساتکینہ ضلع چاٹگام منشی راحت علی صاحب چودھری منشی پنشن یافتہ سب انسپکٹر پولیس ساکن کفایت نگر تھانہ فٹکچری ضلع چاٹگام اور بابو ہرکمار رائے صاحب منصف سے حقانیت اسلام نیز اس مسئلہ میں گفتگو ہوئی کہ مردے کو آیا جلانا بہتر ہے یا دفن کرنا۔ آخر یہ طے

ہوا کہ منشی صاحب اپنے علما کو اور منصف صاحب اپنے پنڈتوں کو اس کی تحقیق کے لئے جمع کریں۔ چنانچہ تاریخ مقررہ پہ ایک بڑا مجمع ہوا۔ جس میں سیدنا شیخ العارفینؒ تشریف فرما ہوئے۔ اور بعض علماء بھی شریک ہوئے۔ جیسے مولوی عبدالعلی صاحب محدث سانکینہ اور مولوی ولی محمد صاحب محدث سانکینہ۔ اور اس طرف سے سترہ پنڈت مناظرہ کے لئے بلائے گئے۔

حضرت سیدنا شیخ العارفین اسلام کی طرف سے مناظر قرار پائے اس لئے کہ آپ علم و فضل کمال میں سب سے فائق تھے۔ اور ہندو صاحبان کی مذہبی کتابوں سے بھی اچھی طرح واقف تھے۔ نہایت شیریں زبان اور حاضر جواب بھی تھے اور آپ کا کلام کبھی سخت اور دشوار نہوتا تھا۔

قبل اس کے کہ مناظرہ شروع ہو۔ آپ نے پنڈتوں سے اس انداز اور ایسے عام فہم طریقہ سے گفتگو فرمائی کہ باتوں ہی باتوں میں ان کو الزام دیدیا کہ آپ لوگ گھر کے کوڑے کرکٹ کو کیا کرتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ گھر سے باہر کر کے جلا دیتے ہیں۔ اور آپ لوگ اپنے زر و جواہر کو کیا کرتے ہیں۔ پنڈتوں نے کہا کہ حفاظت سے گھروں میں رکھتے ہیں۔ فرمایا بس یہ ہی تو ایک فرق ہے جو آپ ہی کی زبان سے ظاہر ہو گیا کہ آپ اپنے مردوں کو کوڑے کرکٹ کی طرح جلا دیتے ہیں۔ اور ہم اپنے مردوں کو زر و جواہر کی طرح دفن کرتے ہیں۔ یہ سن کر وہ سناٹے میں آگئے۔ اور ہیبت زدہ ہو گئے فبھت الذی کفر

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ہم تمہارے دیدوں سے یہ ثابت کر دیں کہ دین اسلام سب ادیان سے بہتر ہے۔ تب تو تم تسلیم کرو گے۔

اس کے بعد آپ نے زبان معجز بیان سے ایک تقریر شروع فرمائی۔ جس نے اسلام کا سب ادیان سے بہتر اور افضل ہونا آفتاب کی طرح روشن کردیا۔ اور ریدوں سے وہ دلائل حقانیت اسلام کے بیان فرمائے کہ سب پنڈت اور خود پنڈت ہر کمار رائے صاحب سنکر دنگ ہو گئے۔ اور آپ کی وسعت معلومات اور تیزئی طبع اور حاضر جوابی سے سب کے سب آپ کے فضل و کمال کے قائل ہوئے۔ اور منصف صاحب نے پنڈتوں سے اصرار کیا کہ آپکی تقریر کا جواب دیں۔ لیکن کوئی جواب وہ لوگ نہ دے سکے۔ اور آپ کے ادلہ کا صحیح اور لاجواب ہونا نصف النہار کے آفتاب کی طرح ظاہر ہو گیا۔ اور مجلس مناظرہ اس پر ختم ہو گئی۔

منصف صاحب حضرت شیخ العارفین قدس سرہ العزیز کے اس وقت سے گرویدہ اور معتقد ہو گئے اور اکثر خدمت مبارک میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

عجیب است آنکہ ترا دید و حدیث تو شنید :: کہ ہمہ عمر نہ مشتاق لقائے تو بود

آپ کی تصنیف | حضرت شیخ العارفین قدس سرہ العزیز نے ایک کتاب مسمّی بہ شرح الصلٰوۃ دو شریف فارسی زبان میں تصنیف فرمائی ہے جو عرصہ ہوا شائع ہو چکی ہے۔ جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام اور اولیائے عظام رضوان اللہ علیہم

کی عظمت وجلالت کا اظہار اور معجزہ وکرامت کا اثبات اور اہل سنت و الجماعۃ کے اس مسلمہ عقیدے کا مدلل بیان ہے کہ حضرات انبیاء اولیاء مخلوق کے لئے اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں واسطہ اور وسیلہ ہیں۔ اور امور دینی ودنیوی میں ان کا توسل باعث فلاح ونجات ہے:۔

شرح الصلود میں ان مسائل کو نہایت زور وقوت کے ساتھ کتاب وسنت اور اجماع امت کے موافق اس دلنشین طریقہ سے بیان فرمایا گیا ہے کہ اگر کسی کے دل میں ان مسائل کے متعلق تقویۃ الایمان کو پڑھکر شک اور وسوسہ پیدا ہو تو وہ بفضلہ دور ہو جاتا ہے۔

اس کتاب کو تصنیف فرمانے کا سبب حضرت شیخ العارفین نے ارقام فرمایا ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں:۔

ہرچند کہ کاتب حروف استعداد تالیف وتصنیف ندارد ورغبت معارضہ ومناظرہ درخود نمی بیند۔ لیکن ازانجا کہ سکوت چنیں مواد موجب شیوع زندقہ والحاد است وباعث نزول غضب ربّ العباد۔ سطرے چند ابطال مفتریات واہیہ اس باثبات معجزہ وکرامت کہ اساس اسلام است ...لہ اہل سنت وجماعۃ یاں رفتہ اند بہ کتاب وسنّۃ واجماع امّۃ مستند ...ردہ املامیکند:۔

...عد وتصرفات | اسرار الٰہی کو نہایت مخفی اور پوشیدہ رکھنا یہ تمام عمر

آپ کا شعار رہا آپ کے کرامات و تصرفات بہت ہیں جو منجانب اللہ ظاہر ہوئے ہیں۔ لیکن یہ رسالہ چونکہ مختصر ہے لہذا صرف بعض واقعات لکھے جاتے ہیں ؎

سعی اخفائے سرِ حق تھا شعار — شمع روشن تھی اک تہ داماں
خرق عادات کی ہو کیا تفصیل — میری کلک و زباں میں تاب کہاں
ان کا دم کردہ اب، آب حیات — تھی زباں منہ میں چشمۂ حیواں

حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ حسب دستور ایک شب دولت سرائے میں آرام فرما گئے تھے کہ موضع کے بعض لوگوں نے دیکھا کہ آپ کے گھر سے لیکر آسمان تک روشنی کا ایک ستون قائم ہے۔ اور زمین سے آسمان تک ایک تیز روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ یہ دیکھکر لوگ سمجھے کہ مکان میں آگ لگ گئی۔ گھبرائے ہوئے اور شور کرتے ہوئے آپ کے مکان کی طرف دوڑے۔ یہاں آکر دیکھتے ہیں تو وہ روشنی نہیں ہے۔ لوگوں کے یہاں تک آتے آتے وہ روشنی نظر سے غائب ہوگئی۔ آپ نے ان لوگوں کا اطمینان کردیا کہ بفضل خدا ہر طرح کی خیریت ہے۔ آگ نہیں لگی۔ سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو جائیں۔

بہجۃ الاسرار میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان نور کا ایک بہت بڑا ستون قائم ہے۔

نور کی طنابیں جن میں کوئی چھوٹی ہے اور کوئی بڑی۔ ہر طرف سے آ آکر ایک عظیم الشان ستون میں ملگئی ہیں۔ اور بعض ابھی نہیں ملی ہیں۔ کچھ فاصلہ ہے۔ ان بزرگ کو معلوم ہوا کہ نور کا یہ ستون حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا نور ہے اور نور کی طنابیں مقبولین بارگاہ اور اولیاء اللہ کا نور ہے۔

حضرت شیخ العارفینؒ کے ایک مرید جناب عبدالعلی صاحب نے آپ کی یہ کرامت بیان کی کہ ایک رات میرے دلمیں حضرت سیدنا قدس سرہ کی زیارت کا شوق غالب ہوا۔ اور گھر سے یہ قصد کر کے نکلا کہ اس وقت خدمت بابرکت میں حاضری دیکر شرف وسعادت حاصل کروں۔ لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ کہاں تشریف فرما ہیں۔ گھر سے نکلنے کے بعد جانب دکن ایک قبۂ نور نظر آیا۔ جسے دیکھکر مجھے یقین ہو گیا کہ آپ اسی طرف تشریف فرما ہیں۔ اور اسی جانب روانہ ہوا۔ چلتے چلتے جب قریب پہنچا تو سماع کی آواز سنی۔ وہاں حلقہ ہو رہا تھا اور حضرت سیدنا قدس سرہ رونق افروز تھے جب حضوری میں حاضر ہو گیا تو دیکھا کہ زمین سے آسمان تک روشنی پھیلی ہوئی ہے۔ اور آپ نور کی محراب کے نیچے جلوہ فرما ہیں۔

تہ محراب نوری چشم بد دور   عیاں شد معنیٔ نور علی نور

جناب منشی لطف اللہ صاحب ساکن ماہولی علاقہ تھانہ پٹنہ نے بھی ایسی ہی ایک روایت بیان کی ہے کہ زمین سے لیکر آسمان تک قبۂ نور دیکھا

اور اسی نشان پر وہ اس مکان تک پہنچ گئے جہاں حضرت شیخ العارفین قدس سرہ تشریف فرما تھے ۔ اور دیکھا کہ آپ نور کی ایک محراب کے نیچے رونق افروز ہیں ؎

مقام خواجہ برتر از گمان است   بروں از حلۂ تقریر و بیان است

موضع مرزا کھیل شریف میں ایک صاحب بشیر اللہ نامی رہتے تھے وہ سخت بیماری میں مبتلا ہوئے ۔ موت کی علامات ظاہر ہو کر دم بند ہو گیا ۔ لوگوں کو یقین ہوا کہ مر گئے ۔ لیکن دفعتہً ان میں زندگی کے آثار پیدا ہوئے ۔ اور ان کو صحت ہو گئی ۔ انہوں نے اپنا واقعہ اس طرح بیان کیا کہ نزع کی سی کیفیت جو مجھ پر طاری ہوئی تھی ۔ اس وقت تین آدمی ظاہر ہوئے ۔ اور ایک پروانہ دکھا کر مجھ سے کہا کہ چلو! تمہارے پیدا کرنے والے نے تم کو بلایا ہے ۔ یہ کہکر دو آدمیوں نے بازو پکڑ لیئے اور کشاں کشاں مجھے لیکر چلے ۔ جاتے جاتے ایک درخت کے نیچے پہنچے ۔ اور اس کے نیچے ٹہیر گئے ۔ مجکو بٹھا دیا ۔ اس وقت میں نے حضرت سیدنا قبلۂ عالم قدس سرہ کو دیکھا کہ تشریف فرما ہیں ۔ اور مجھ سے دریافت فرماتے ہیں ۔ بشیر اللہ! تم کہاں جاتے ہو ۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! ان لوگوں نے ایک پروانہ دکھا کر مجھے گرفتار کر لیا ہے ۔ آپ نے فرمایا ۔ یہ وہ پروانہ کہاں ہے ہمکو دکھاؤ ۔ اور پروانہ دیکھکر ان لوگوں سے فرمایا ۔ یہ وہ بشیر اللہ نہیں ہیں وہ بشیر اللہ موضع شکپھری میں رہتے ہیں ۔ تم لوگ وہاں جاؤ ۔ اور ان کو چھوڑ دو ۔ آپ کے اس حکم سے ان لوگوں نے مجھے چھوڑ

اور چلے گئے۔ حضرت سیدنا قدس سرہ پھر مجھہ سے فرمایا۔ بشیر اللہ تم اپنے گھر جاؤ۔ عرض کیا۔ کس طرح جا سکتا ہوں۔ آپ نے دو پھول مجھے عنایت فرمائے ان کے وسیلہ سے میں اپنے گھر پہنچا۔ اور بستر پر اپنے کو زندہ پایا۔ اس کے بعد معلوم ہوا کہ ٹھیک اسی تاریخ، اسی وقت بشیر اللہ ساکن شنکچھری کا انتقال ہو گیا میں اس وقت تک حضرت قدس سرہ کی غلامی میں داخل نہ تھا۔ جب یہ معاملہ مجھپر گذرا اور خدا کے فضل سے آپ کی عظمت وجلالت مجھپر ظاہر ہو گئی تو حاضر خدمت ہو کر غلامی میں داخل ہوا۔

جناب بشیر اللہ صاحب اس واقعہ کے بعد عرصہ تک زندہ رہے جب ان کو مرض الموت پیش آیا تو اس وقت جناب عبد الجلیل صاحب اور جناب خادم علی صاحب کو ہمارے حضرت قبلہ وکعبہ روحی فداہ کی بارگاہ سے یہ ایما ہوا کہ بشیر اللہ صاحب کی عیادت کیواسطے جائیں۔ چنانچہ یہ دونوں صاحب گئے۔ اس وقت بشیر اللہ صاحب نے اپنا یہ واقعہ انپر ظاہر کیا۔

آپ کی اولاد | حضرت سیدنا قبلۂ عالم کو دین داری کا اسقدر پاس ولحاظ تھا کہ چاروں صاحبزادوں کو آپ نے جو تعلیم دلائی وہ دینی تعلیم تھی۔ آپ کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ بڑے جناب مولوی عبد الرحمن صاحب قبلہ دوسرے جناب مولوی عبد السبحان صاحب قبلہ۔ تیسرے جناب مولوی عبد القیوم صاحب قبلہ۔ چوتھے ہمارے حضرت قبلہ وکعبہ دین وایمان

سیدنا و مولانا شاہ سید محمد عبدالحی
مدظلہ العالی۔ روحی فداہ

بڑی صاحبزادی الفت النساء صاحبہ، منجھلی صاحبزادی بدر النساء صاحبہ چھوٹی صاحبزادی نجم النساء صاحبہ دام بہکاتہن۔

آپ کے بڑے اور منجھلے صاحبزادوں کا انتقال آپ کی حیات میں ہوا رحمتہ اللہ علیہما۔

آپ کے حلقہ غلامی میں ہزارہا بندگان خدا داخل ہوئے۔ ان میں سے دو بزرگوں کو آپ کی بارگاہ سے خلافت عطا ہوئی۔ ایک بزرگ جناب حافظ عبدالقادر صاحب ساکن لکھی پور ضلع نواکھالی ہیں۔ دوسرے بزرگ جناب شاہ عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ کابل کے رہنے والے تھے۔ جن سے افغانستان میں سلسلہ عالیہ جہانگیری کا شیوع ہوا۔ اور بندگان خدا کو ہدیت اور فیضان پہنچا۔

حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ العزیز کے خلیفۂ اعظم آپکے فرزند اور محبوب و مراد غوث جہانگیر ہمارے حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی روحی فداہ ہیں۔

مراد اور مرید میں فرق یہ ہے کہ مراد مطلوب اور مرید طالب ہوتے ہیں۔ مراد شیخ سے باطنی طور پر تعلیم حاصل کرتے ہیں اور مرید کی تعلیم

ظاہر طور پر ہوتی ہے۔ دونوں کے لئے مجاہدہ اور ریاضت و مشغولی ضروری ہے۔ وصول الی اللہ اور دولت سرمدی بغیر مجاہدہ کے حاصل نہیں ہوتی ؎

تحصیل عشق و رندی آساں نمود اول ÷ جانم بسوخت آخر در کسب ایں فضائل

جن لوگوں کو محبت سے ذوق نہیں دنیا میں وہ ایک بیکار ہستی ہیں ؎

تو خود چہ آدمی کز عشق بے خبری

مردان خدا محبت میں مر کر بھی محبت کو نہیں چھوڑتے ؎

محبت کے رود گر استخوانم توتیا گردد + کہ انسا ئیدن صندل کجا نقصان بود بوئے

رفتم اندر تہ خاک انس بتانم باقی است

عشق جانم ببر بود آفت جانم باقی است

وفات شریف | اپنے آخر زمانے میں حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ نے اپنی بڑی صاحبزادی سے فرمایا۔ ہمارے پیر و مرشد نے ایک دفعہ یہ فرمایا تھا کہ آپ ہر مرض کی دوا ہو جائیں گے۔ اور جبتک ایسا نہ ہو جائے آپ کا دنیا سے انتقال نہ ہو گا۔ حضرت سیدنا شیخ العارفینؒ نے فرمایا کہ جو کچھ ہمارے حضرت نے فرمایا تھا۔ وہ پورا ہو گیا ہے۔ اور اللہ تعالی نے ہر طرح کے بیماروں کو ہماری دعا سے اچھا کر دیا ہے۔ بس اب دنیا سے ہماری رحلت کا وقت قریب ہے

آپ کے آخر زمانے میں یہ حالت تھی کہ ہر قسم کے لاعلاج اور مایوس مریض

خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور آپ کے دست اعجاز اور لب جاں بخش کے فیض سے شفا پاتے۔ کوئی مرض باقی نہ رہا۔ جسکے مریض کو اللہ جلّ شانہ نے آپ کی دعا سے شفا عنایت نہ کی ہو۔

جنبش لب میں آپ کی یہ اثر   جی اٹھے ہیں سقیم مر مر کر

حضرت سیدنا شیخ العارفین حق العباد اور معاملات (لین دین) میں ہمیشہ پاک وصاف رہتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ حیات دنیا کا کیا اعتبار کہ یہ ناپائدار اور فانی ہے۔

ایک دفعہ آپ کے ایک مرید جناب انصر علی صاحب ساکن موضع سوجیا نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ لوگ کہتے ہیں جمعہ اور جمعرات کو وفات پانے میں بڑی فضیلت ہے۔ اس بارے میں حضور کا کیا ارشاد ہے آپنے فرمایا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوشنبہ کے دن ہے اور وفات شریف بھی دوشنبہ کے دن ہوئی ہے۔ یہ بس ہے۔ میاں اسی کو گاتے رہنا فضیلت لیکر کیا کرو گے۔

آپ ہمیشہ یہ فرمایا کرتے۔ شاید ہمارا انتقال دوشنبہ کے دن ہوگا۔

مجالس ستین شریف میں لکھا ہے۔ حضرت غوث الثقلین فرماتے ہیں بعض اولیاء اللہ جو بہت نادر الوجود ہیں۔ انکو موت کی اطلاع آثار موت

قبل دیجاتی ہے۔ یہ اطلاع عام طور پر اولیا اللہ کو نہیں دی جاتی۔

حضرت سیدنا شیخ العارفین کو ایک رات عالم غیب سے اپنی وفات کی خبر ملی صبحکو آپ نے ان لوگوں سے فرمایا کہ میں بہت رو یا ہوں لیکن دنیا کے لئے نہیں بلکہ اس واسطے کہ میری ڈاڑھی میں ابھی کچھ بال سفید نہیں ہوئے ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے جسکی ڈاڑھی اسلام کے ساتھ سفید ہو جائے خدا اسے عذاب کرنے سے شرماتا ہے۔

پھر آپ نے فرمایا۔ میری موت کی خبر دو دفعہ اور آئے گی اس کے بعد میرا انتقال ہو گا۔

تھوڑے ہی عرصہ میں ریش مبارک کے تمام بال سفید ہو گئے آخر عمر میں آپ سر اقدس کے تمام بال حلق کرانے لگے۔ اس سے پہلے تمام سر پہ بال رکھتے تھے۔ آخر عمر میں جبکہ جسمانی کمزوری۔ ناتوانی آپ میں زیادہ ہو گئی تو بعض اصحاب کے مشورے اور عرض سے کچھ دواؤں کا استعمال فرمایا گیا۔ جنسے نفع کی بجائے اور نقصان ظاہر ہوا۔ حرارت بہت زیادہ ہو گئی۔ تمام جسم میں سوزش ہونے لگی۔ اور زہر کے سے آثار ظاہر ہوئے۔ ٹھنڈا پانی سر اور جسم پر ڈالنے سے کچھ تسکین ہو جاتی تھی لیکن مرض قائم تھا۔ اور اسکی شدت اور تکلیف روز بروز زیادہ ہوتی جاتی تھی۔

آپ کی یہ حالت دیکھکر لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کے بعد ہماری سرپرستی اور حاجت روائی کیونکر ہوگی۔ اور حضور کا جانشین کون ہوگا آپ نے فرمایا۔ دیکھنا چاہیئے۔ ہمارے چھوٹے میاں کیا کرتے ہیں۔ آپکا یہ اشارہ ہمارے حضرت قبلہ وکعبہ روحی فداہ کی جانب تھا کہ ہمارا کام وہ انجام دینگے۔

ایک روز آپ ملکی لوگوں سے کلام فرمارہے تھے کہ ایک شخص جو مجذوب کے طور پر تھے آئے۔ اور مجلس مبارک کے کنارے بیٹھ گئے اور کہا عرش اور کرسی سب جگہ انہیں کا شہرہ ہے۔ اور یہ یہاں پنچایت کی باتیں کررہے ہیں۔ اب ان کی عمر کے چھ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ ایک صاحب حسن علی نے سنا اور حضرت سیدنا شیخ العارفین کی خدمت میں عرض کیا کہ ابھی ایک صاحب ایسا کہتے تھے۔ آپ یہ سن کر چونک اٹھے۔ اور لوگوں سے فرمایا کہ جائیں اور ان صاحب کو تلاش کرکے لے آئیں۔ لوگوں نے بہت تلاش وجستجو کی مگر کسی کو نظر نہ آئے تب آپ نے فرمایا۔ میری موت کی یہ دوسری خبر ہے۔ دنیا پنچایت کی مانند ہے اس سے صاف اشارہ یہ ہے کہ جس طرح جائے ضرور ہیں جاتے ہیں یہاں اس طرح رہنا اور پاک وصاف یہاں سے جانا چاہیئے۔

اب حضرت سیدنا شیخ العارفین نے آخر وقت کے انتظامات شروع کر دیئے۔ اور پانسو روپیہ حویلی میں امانت کے طور پر مصارف تجہیز و تکفین وغیرہ کے لئے رکھوا دئے۔ جو لوگ حاضر دربار شریف ہوتے۔ آپ ان سے فرماتے یقین کر لو کہ اب میری موت کا وقت قریب ہے۔ مجھے تالاب کے مغربی شمالی کونے میں دفن کیا جائے تاکہ گھر والوں اور آنیدروند سب کی میں خبر گیری کروں۔

اس عرصہ میں بیماری کی شدت اور تکلیف اور بھی زیادہ ہو گئی۔ اور سوزش کا پرانا مرض زیادہ تکلیف دہ اور اندیشناک ہو گیا۔ جس وقت مرض کی شدت ہوتی۔ اسوقت آپ جسم مبارک پر ٹھنڈا پانی ڈلواتے جس سے مرض میں عارضی طور پر کمی ہو جاتی۔ کچھ عرصہ کے بعد یہ عارضی تسکین ہونی بھی موقوف ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے سائٹ تالاب کے پانی سے غسل کرایا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

جب آپ کی عمر شریف ۷۳ سال کی ہو گئی اور وقت وفات شریف قریب آگیا تو آپ نے ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ روحی فداہ مدظلہ العالی کا نام لیکر فرمایا کہ میرا سجادہ، صندوقچہ عصا حقہ اور کتابیں ان کو دینا اور ان کو اپنا سجادہ نشین مقرر کیا۔ ان سے کہدینا کہ ہمارے مریدوں کی خبر گیری کریں۔ زمینداری کا انتظام آپ نے جناب

مولوی عبدالقیوم صاحب کو سپرد کیا اور فرمایا کہ زمینداری کی آمدنی ورثا میں تقسیم ہوا کرے۔

ہمارے حضرت قبلہ وکعبہ دین و ایمان روحی فداہ اسوقت مدرسہ چشمہ رحمت غازیپور کے مدرس اعلےٰ تھے۔ حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ نے ایک گرامی نامہ بدیں مضمون غازی پوری پور تحریر فرمایا ہماری وفات کا وقت قریب ہے۔ ضروری سمجھکر تین وصیتیں لکھتا ہوں اگر توفیق ہو تو ان پر عمل کرنا۔

جمعہ کے روز نماز جمعہ حضرت سیدنا شیخ العارفین نے حسب معمول پڑھائی اس کے بعد سے کمزوری اور ناتوانی جسم میں زیادہ ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ آپ صاحب فراش ہو گئے۔ اور بعض اوقات غائب رہنے لگے ہوش میں آکر آپ نے فرمایا آخرت کا حساب میرے لئے یہاں ختم ہو گیا بیہوشی میں جو نماز قضا ہو گئی تھی اسکا فدیہ ادا کیا۔

آپ کی ایسی نازک حالت کی وجہ سے لوگ جوق جوق آنے لگے تاکہ آپ آخری زیارت سے مشرف ہوں۔ یک شنبہ کو آپ نے فرمایا کل دوشنبہ کا دن ہے مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ میرا انتقال بھی دوشنبہ کے دن ہوگا۔ آج ہی لوگوں کو اطلاع کرائی جائے تاکہ آکر مجھہ سے ملجائیں دونوں لڑکے پردیس میں ہیں۔ اس لئے میرے جنازے کی نماز

مولوی ابوالخیر صاحب جو میرے استاد زادہ بھی ہیں پڑھائیں۔ پھر آپ نے پلنگ جسپر آرام فرمایا کرتے تھے اسکو جنازے کیلئے دھلوایا اور بحفاظت رکھوا دیا اس کے بعد آپ باہر کے دیوانخانے میں خود قدم قدم تشریف لائے اور سرِ آئے شمال کیطرف کر کے لیٹ رہے۔ اتوار کی شام کو فرمایا۔ آج تمام رات کوئی مجھے نہ پکارے۔ اور نہ مجھ سے کسی قسم کا کلام کرے جب سمجھو کہ میرا آخری وقت ہے۔ اسوقت میرے روبرو کلمہ شہادت پڑھنا۔

بیماری کی شدت اور جسم کی سوزش سے آپ تمام رات کروٹیں بدلتے رہے کسی پہلو قرار نہ تھا فجر کا وقت ہوا۔ اس وقت فرمایا سب لوگ صبح کی نماز پڑھیں۔ خود وضو فرمایا۔ اور حسب معمول نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھی۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا۔ کیا سورج طلوع ہو گیا ہے؛ عرض کیا گیا کہ تھوڑی دیر ہوئی طلوع ہو گیا۔ یہ سن کر آپ نے انگشت شہادت اٹھا کے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ دونوں لب مبارک ہلتے اور جنبش کرتے دیکھے گئے۔ اور اس حالت میں بیک چشم زدن آپ جاں بحق اور درصل باللہ ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ہ ؎

ماہ ذیقعدہ دوشنبہ صبحگہ ثانی عشر — رفت مہ در حجلۂ وحدت بلبھا آہ ماند
سال غمگیں گفت خستہ چوں تعین را گذاشت — پاسوی باللہ تحت نفی زود اللہ ماند

زمین سے لیکر آسمان تک ایک شور آہ و بکا اٹھا۔ دلوں سے آہیں اور

آنکھوں سے اشک خونیں نکلے:۔

یہ دوشنبہ کا دن صبح کا وقت اور ذی القعدہ سنہ ۱۳۰۲ ہجری کی یارہویں تاریخ تھی۔ مطابق ۲۴۔ اگست سنہ ۱۸۸۵ء اور سنہ ۱۲۹۹ بنگلہ و بہادوں سنہ ۱۲۴۲ مگھی۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف بہی قمری مہینے کی بارہویں تاریخ دوشنبہ کے دن ہوئی۔ اور حضرت سیدنا شیخ العارفینؒ کی وفات شریف بہی قمری مہینے کی بارہویں تاریخ دوشنبہ کے دن ہوئی آپ کے وصال کی خبر سنکر خلق کا ایک ازدحام ہوگیا۔ اور لوگوں کے مشورہ سے ہمارے حضرت قبلہ مدظلہ روحی فداہ کو غازی پور۔ اور جناب منجھلے صاحبزادہ صاحب کو رنگ پور۔ بذریعہ تار خبر بہیجی گئی۔

حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ کی وصیت کے موافق آپ کی قبر مبارک کہدوائی گئی۔ اور جو جو کام کہ آپ نے فرمائے تھے کئے گئے جنازہ مبارک بعد تجہیز و تکفین صحن میں لاکر رکھا گیا۔ حسب وصیت نماز جنازہ مولوی ابوالخیر صاحب نے ایک عظیم الشان جماعت کے ساتھ پڑھائی۔ اور آپ حجلۂ ناز میں آسودہ ہوئے ؎

عجب گنج حقیقت شد نہاں زیر زمیں اینجا ÷ کہ آید سر بسجدہ با ادب روح الامیں اینجا
ملائک ایستادہ مرد جہ جلباں سر بالیں ÷ کہ محو خواب ناز است آں نگار نازنیں اینجا

ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی اور جناب مولوی عبدالقیوم صاحب قبلہ

خبر وفات شریف پاکر بہت روئے اور مکان آکر ایصال ثواب اور فاتحہ میں شریک ہوئے۔ اور عزیزوں اور دل شکستوں کو تسلی دی۔

حضرت سیدنا شیخ العارفینؒ نے ہمارے حضرت قبلہ مدظلہ العالی۔ اور جناب مولوی عبدالقیوم صاحب قبلہ کے متعلق جو وصیت فرمائی تھی۔ اسکی تعمیل کی گئی۔

آپ کے وصال کے بعد لاکھوں آدمی ہندوستان اور مختلف ملکوں کے ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ روحی فداہ مدظلہ العالی کی غلامی میں داخل ہوئے۔ آستانہ پاک آج تمام عالم میں قبلۂ حاجات اور مرجع خاص و عام ہے ؎

بمرزا کھل بیا لبیک گویاں بلبیں کو کب ÷ اگر کعبہ ندیدستی بخاک ہند بیں اینجا

حضرت سیدنا شیخ العارفینؒ کے عرس شریف کے چار روز ہیں۔ ماہ ذی القعدہ کی ۱۱۔ تاریخ سے لیکر ۱۴۔ تاریخ تک۔ بارہ۱۲ ہویں تاریخ خاص فاتحہ کی تاریخ ہے

وفات شریف کے بعد کے حالات | حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ کی وفات شریف کے بعد ایک صاحب مسمّٰی رمضان علی صاحب نے اپنے انتقال کے وقت یہ حکایت بیان کی کہ آپ کے وصال کے بعد جب میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوا تو ایک روز حرم شریف جا رہا تھا کہ دفعتہً کیا دیکھتا ہوں کہ آپ دروازہ حرم محترم پہ کھڑے ہوئے ہیں۔ نہایت ہی حیرت اور ہیبت طاری ہوئی کہ آپ نے تو وفات فرمائی۔ اور میں یہ اب کیا دیکھ رہا ہوں۔ حیرت اور ہیبت سے

میری زبان نہ کھلی، آپ نے مجھے دیکھا۔ اور یہ ارشاد فرمایا۔ تم نے ہمیں یہاں اسطرح دیکھہ لیا ہے بس اسکا ذکر کسی سے بھی نہ کرنا۔ ورنہ یاد رکھنا کہ اگر ذکر کیا تو زندہ نہ ہوگے۔

خدا ہی جانتا ہے کہ آپ کی اس زیارت کے بعد میرے دل پر کیا گزری میں نے آجتک اس کا اظہار کسی پر نہیں کیا۔ اب کہ میرا آخری وقت ہے ظاہر کرتا ہوں تاکہ لوگ آپ کی بزرگی اور آپ کے مرتبہ کو پہچانیں اور سمجھیں کہ آپ قطب عالم تھے۔ ہم لوگوں نے آپ کو پہچانا نہیں ؎

مقام خواجہ برتر از گمان است — برون از حد تقریر و بیان است

مولوی منیر الدین صاحب ساکن ساتبارہ کو حضرت سیدنا شیخ العارفین ؒ سے تلمذ تھا۔ مگر مسئلہ سماع میں اختلاف رکھتے تھے وفات شریف کے بعد انہوں نے خواب دیکھا کہ لوگوں میں یہ شہرہ اور غلغلہ ہے کہ حضرت رسول مقبول صلعم تشریف لارہے ہیں یہ منکر میں بھی اس موقعہ پہ حاضر ہوا اور دیکھا کہ وہ محبوب خدا جو تشریف لا رہے ہیں حضرت شیخ العارفین تھیں، مولوی صاحب نے یہ خواب لوگوں سے بیان کیا اور افسوس ظاہر کیا کہ میں نے آپ کو حالت حیات میں نہ پہچانا۔ اس خواب کے بعد گویا وہ آپ کی عظمت و بزرگی کے پورے معتقد ہوئے۔ منشی اکبر علی صاحب ساکن ساتبارہ کہ جو ایک دیندار اور پرہیز گار بزرگ تھے انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ آگے تشریف لیجارہے ہیں

اور ان کے پیچھے قدم بقدم ایک دوسرے بزرگ ہیں ان دونوں بزرگوں نے باخود ہا ٹوپی کا تبادلہ کیا۔ ان سے لوگوں نے پوچھا کہ یہ دونوں کون بزرگ ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگے آگے تو حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم ہیں اور آپ کے پیچھے حضرت سیدنا شیخ العارفین شاہ جہانگیر قدس سرہ ہیں۔ اور دیگر دیندار نیک لوگوں نے حضرت سیدنا شیخ العارفین رح کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں بہ عالم رویا دیکھا ہے

گفت پیغمبر کہ ہست از امتم | گر بود ہم گوہر و ہم ہمتم
مر مرا زان نور بینید جان شاں | کہ من ایشان را ہی بینم بدان

(مولانا روم رح)

یہ خواب ہمارے پیر و مرشد حضرت قبلہ و کعبہ روحی فداہ مدظلہ العالی کے حضور میں عرض کیئے گئے تو آپنے فرمایا کہ تم لوگوں نے مبارک خواب دیکھے ہیں اس میں تم لوگوں کے واسطے خیر و فلاح ہے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نیز پیر و مرشد کو خواب میں دیکھنا غلط نہیں ہوتا شیطان کی مجال نہیں ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم یا شیخ کی صورت میں متشکل ہو

حضرت سیدنا شیخ العارفین کے مجھلے صاحبزادے جناب مولوی عبدالقیوم صاحب قبلہ رنگپور میں مدرس تھے۔ ایک بار ان کو باریک دھوتی پہنے ہوئے دیکھکر حضرت شیخ العارفین نے گھر میں جاکر یہ فرمایا ان سے کہدینا کہ ہمارے حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوں، اور وہاں کی خاک آستانہ چاٹ کر اور

آدمیت سیکھکر آئیں۔ چونکہ انہوں نے اس فرمان کی تعمیل نہیں کی اسلیئے اس بارے میں پھر آپ نے ان سے کبھی کچھ نہ فرمایا۔

جناب مولوی صاحب موصوف نے دو کامل اور مکمل بزرگوں کا زمانہ پایا لیکن پھر بھی غفلت کی وجہ سے محروم رہے۔ کسی اور بزرگ اور درویش کیطرف بھی ان کی طبیعت مائل نہ ہوئی۔ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو دیکھا کہ ارادت و بیعت کے بغیر چارہ نہیں ہے۔ پس ہمارے حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ روحی فداہ کو بلاکر باصرار خواہش کی کہ مجھے مرید و تلقین کر دیجئے آپ نے بڑے بھائی ہونے کی وجہ سے ادباً تامل فرمایا آخر آپ نے بعد اصرار پر اپنے والد ماجد قدس سرہ العزیز کی طرف سے مرید فرمالیا۔ اور یہ ارشاد فرمایا کہ والد ماجد قدس سرہ العزیز کو آپ اپنا مرشد تصور کیجئے۔ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آپ کو والد ماجد قدس سرہ کے احاطۂ مزار پاک میں جگہ دی جائے گی چنانچہ بعد انتقال پائیں شریف میں آپ نے جگہ پائی۔

اس موقع پر ہمارے حضرت قبلہ و کعبہ روحی فداہ نے سب لوگوں کے روبرو ایک اعلان فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا۔

اس احاطہ کے اندر صرف وہ لوگ دفن ہوں گے جو اس آستانہ پاک کے مرید ہیں۔ جو شخص کہ اس آستانہ پاک کا مرید نہ ہو۔ خواہ وہ بادشاہ وقت ہی ہو۔ اسے یہاں دفن کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

اگر کسی غیر مرید کو یہاں دفن کیا گیا تو اسے کچھ فائدہ نہو گا۔ اور جس طرح گنہگار کی لاش حرمین شریفین سے علیحدہ کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح خدا کے حکم سے اسکی لاش بھی یہاں سے علیحدہ کی جائے گی۔

حضرت سیدنا شیخ العارفینؒ کے وصال کے گیارہ سال کے بعد آپ کی اہلیہ یعنی ہماری دادی صاحبہ رحمتہ اللہ علیہا نے رحلت فرمائی۔ آپ بہت کاملہ اور صاحب معرفت تھیں۔ مزار شریف کے احاطہ میں حضرت سیدنا شیخ العارفین قدس سرہ العزیز کی پائینتی آپ مدفون ہیں۔

خاتمہ الحمد للہ والمنۃ۔ صحیفہ منیفہ مشتمل بر حالات شریفہ و کلمات شریفہ حضرت محبوبیت پائیگاہ شیخ العارفین سیدنا و مولانا سید شاہ مخلص الرحمٰن قدس سرہ العزیز کہ جن حالات قدسی آیات و کلمات طیبات کی لطافت معانی و ضیائے نورانی۔ ارباب حقیقت و رہروان طریقت کے لئے اسوۂ حسنہ اور آئینہ حق نما ہے زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے

آب دریا را اگر نتواں کشید ہم بقدر تشنگی باید چشید

اس خدمت طبع کی بجا آوری میں ناچیز سے اگر کوئی غلطی اور کوئی فرو گذاشت ہو گئی ہو تو پروردگار عالم اپنی رحمت سے معاف فرمائے۔ **آمین**

خادم بارگاہ
سکندر شاہ

اشعار مدحیہ

(فارسی)

از جناب مولوی شیخ غلام مظہر صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ رئیس بنارس

ترا شاہ جہانگیری و شیخ العارفین خوانم ÷ شہ کونین و ظل رحمۃ للعالمیں خوانم
ز ذات بحت خود تنزیل کردی سوئے عالم نیرم قدسیاں گر پانہی روح الامیں خوانم
جہانگیر دو عالم را خطاب حق ہمی زیبد کلام روح پرور را بیانات مبیں خوانم
بصحبت ہر کہ شد فائز ز عرفاں بہرہ گیرد وجودت را قدم خوانم و ذاتت را مکیں خوانم
سزد گر سجدہ آرند انس و جن و قدسیاں خلاصہ رحمتی ارشاد تو حبل المتیں خوانم
مبارک باد از حق رتبۂ کامل مر ترا شاید کیم من تا ز فہم ناقص خود آں و ایں خوانم
غلام در گہت سرمست و حیراں اند داوند کہ حق کا یمن تے ایں سخن را با یقیں خوانم

از جناب حافظ مقبول احمد صاحب کوکب بنارسی

اے شہنشاہ جہانگیر انتخاب اولیں ہست در غیبت خطاب پاک شیخ العارفین
اللہ اللہ از مریداں لقب یائی تو صدقہ ایماں جاں فدائے حضرت جاں آفریں

ہر فضیلت لائق و شایان شان پاک تست ‏ زانکہ ہستی مخلص و محبوب رب العالمیں
از جہانگیری گرفتی قاف تا قاف زماں ‏ مملکت دنیا و عقبےٰ کردہ زیر نگیں
ہر کرا تعلیم و فیض صحبتت گردد نصیب ‏ ہست او صاحب مقام و اہل عرفان الیقیں
ہر کہ نسبت با غلامانِ غلامانِ تو داشت ‏ گشت باللہ العظیم از کاملین و واصلیں
کیست حاشا دیگرے مقرون ذاتت در زماں ‏ نیست پیدا دلبرے ہمچوں صفاتت بر زمیں
از تو زندہ شد بدنیا سنتِ خیر الورےٰ ‏ ہست قائم از تو در عالم بنائے امر دیں
از غلامان درت باشد یکے روح القدس ‏ سجدہا بر سجدہا ریزد ہمی ساجد جبیں
من چاں بنیم سراپائے ترا اے نور نود ‏ پاکتر ہستی ز تر کیب خلاب ماؤ طیں
کیست در عالم کہ شد شاہ جہانگیرش لقب ‏ ہست در عیب از خطابات کہ شیخ العارفین
شیخ را باشد نصیب و حدتِ محضے ز قدس ‏ شیخ را فیضے رسد از قرب رب العالمیں
شیخ باشد نائب دربار پاک کبریا ‏ شیخ باشد ناظم سرکار ختم المرسلیں ؐ
شیخ دارد اختیار نظم و تسخ کائنات ‏ شیخ باشد چارہ کار عزل و نصب عالمیں
ایں ہمہ قدرت کہ دادہ قادر جل و علا ‏ انہمہ قوت کہ بخشد مالک عرش بریں
در ہمہ عالم کسے را قدرتے بالذات نیست ‏ شاءَ الّا اَن یَّشَآءَ اللّٰہ ربُّ العٰلمین
دستگیرا من ترا بینم ترا دانم بحق ‏ ہم بایں عالم کفیلم ہم بآں عالم معیں

اشعار مدحیہ

(اردو)

از حکیم سکندر شاہ اعظم گڈھی ثم البنارسی

ثنا و مدحت آل نبی کیا منہ ہے احقر کا — وہ قطب وقت ہے غوث زماں محبوب داور کا
لقب شاہ جہانگیر اور شیخ العارفین پایا — ترا رتبہ ہے یا مولیٰ مقام اللہ اکبر کا
ترے زیر نگیں ہیں انس و جن قدسی ملک سارا — ترا فیضان عالم پر تو مالک بحر کا بر کا
ہے نسبت ذات پاک مصطفےٰ سے خاص مولیٰ کی — شریعت میں طریقت میں وہ ہے پیر پیمبر کا
باخلاق الٰہی متصف ذات مقدس ہے — سراپا ہی محمد کا عجب نقشہ ہے دلبر کا
ترے طالب ہوئے مطلوب حق مخدوم عالم کے — یہ شان پاک ہے تیری مقام اللہ اکبر کا
خداوندا طفیل حضرت پیران والا شان — عطا کر عشق مرشد کا عطا کر عشق رہبر کا

از جناب مولوی شیخ غلام مظہر رضا صاحب رئیس بنارس

بھٹکا پھرا جہاں میں نہ دامن ملا مجھے — مدت کے بعد پیر کا دامن ملا مجھے

اس ذات حق پاک کے قربان جائیے — جس کے کرم سے دیدہ روشن ملا مجھے
آنکھوں تے گوہر نہاں تھا کیں کل کہاں خیال — نور قدم کی دید کا روزن ملا مجھے
درگاہ منعمی کے غلاموں میں جا ملی — افضال بوالعلاء سے نشیمن ملا مجھے
فیضان لطف شاہ جہانگیر کیا کہوں — صدقے میں انکے جادۂ ایمن ملا مجھے
آنکھوں سے چلکے چوم در شیخ العارفین — جس در پہ حق سے نور کا خرمن ملا مجھے

مدت سے تھا غلام اسیر ہوائے نفس
تو یہ ملی تو رتبہ احسن ملا مجھے

از جناب حافظ مقبول احمد صاحب کوکب بنارسی

شیخ نے شاہ جہانگیر آپکو بخشا لقب — اور شیخ العارفین کا غیب سے پایا لقب
آپ ہیں عالی نسب و الا حسب عالی لقب — دلبر شاہ عرب محبوب رب زیبا لقب
ذات اقدس مجمع البحرین ہے لاریب فیہ — کیوں نہ ملتا آپ کو سرکار سے دوہرا لقب
آپکی شان جہانگیری ہے عالم آشکار — اللہ اللہ ہے شرف بخش و شرف افزا لقب
آپ کی سرکار فیض آثار کے خدام تے — شیخ الاسلام و حبیب اللہ کا پایا لقب
ہے کلیم اللہ کوئی کوئی روح اللہ ہے — ہے خلیل اللہ کسی کیواسطے پیارا لقب
آپ ہیں تقدیس کی تنزیہ کی سب شان ہے — فی الحقیقت ذات اقدس کا ہے کیسا لقب
عارف باللہ حق آگاہ جانے آپ کو — آپکے رتبہ کو رتبہ کو کیا سمجھے کوئی ادنیٰ لقب

مرحبا مرحبا صل علی صل علی — آپ ہیں زیبا ملقب آپکو زیبا لقب

حضرتِ شاہ جہانگیر اور شیخ العارفین — اور دنیا میں کسیکا ہے کہیں ایسا لقب

صدق دل سے جو یہاں حاضر ہوا ناجی ہوا — میر اکھل کا ہے رشک جنت الماویٰ لقب

صاحب عرفاں ہوا جسنے یہاں سجدہ کیا — وہ یہاں ہیں جنکو شیخ العارفین کا تھا لقب

آنکھ کھل جائے اگر دیکھو مزار پاک کو — قلب روشن ہو جائے اگر سن لو کہیں انکا لقب

میرے آقا آپکے قدموں کے صدقے میں ہوں — خادم درگاہ ہے اس عبد عاصی کا لقب

کوکب نافہم تجھ سے کیا بھلا تعریف ہو — ذرہ و توصیف خورشید جہاں آرا لقب

ازجناب خواجہ عبد القدیر صاحب بنارسی

مقامِ خواجہ برتر از گمان است

ورائے حدِ تقریر و بیان است

آپ ہیں شاہ جہانگیر آپ شیخ العارفین — آپ ہی کی شان ہے محبوب رب العالمین

والیٔ ملک ولایت بادشاہ اہل دیں — آپ ہی کو دیکھکر کہتے ہیں یہ روح الامیں

آپ کو حق نے کیا ہے سرگروہ عارفیں — آپ ہی کا دم بھرا کرتے ہیں سارے طالبیں

آپکی ذات مقدس ہے مراد عاشقیں — آپ کی تعلیم سے ہوتے ہیں اکثر عارفیں

آپکے رشد و ہدایت سے ہوئے اکثر ولی — آپکی صحبت سے کتنے ہو گئے ہیں کاملیں

آپ ہی کو غیب میں حق نے پکارا اسطرح — آپ ہیں شاہ جہانگیر آپ شیخ العارفین
مجلس خیر الوریٰ میں آپ کو قربت ملی — آپ ہیں محبوب محبوب اے نگار نازنیں
ہے جناب مصطفےٰ سے خاص نسبت آپکی — آپ کو زیبا ہے کہنا رحمتہ للعالمیں
اللہ اللہ آپکو کیا مرتبہ حق نے دیا — خضر تک نے آپ کے رتبہ کو پہچانا نہیں
آپکی شان جہانگیری نے وہ احساں کیا — جاتے جاتے رہگیا دنیا سے پھر اسلام و دیں
آپ ہی کی ذات پر ہے آسماں کو افتخار — آپ ہی کی ذات پر یہ ناز کرتی ہے زمیں
آپ کی سرکار میں میری یہی ہے التجا — کیجئے مولیٰ مرے مقبول پھر یاسیں
آپ ہی کا چہرہ انور رہے پیش نظر — آپ ہی کا نام ہو لب پر بوقت واپسیں (آمین)

از جناب خواجہ محمد مغل صاحب بنارسی

ادہر مقبول دربار جناب مصطفےٰ تم ہو — ادہر محبوب درگاہ معلائے خدا تم ہو
جگر بند علی آل نبی صل علیٰ تم ہو — پسند غوث و منظور جناب بوالعلا تم ہو
مرے مولیٰ مرے آقا مرے حاجت روا تم ہو — مرے مالک مرے والی مرے مشکلکشا تم ہو
تمہارے مرتبہ کو کوئی کیا جانے کہ کیا تم ہو — غرض جو کچھ ہو میری فہم ناقص سے ورا تم ہو
لقب شاہ جہانگیر اور شیخ العارفین پایا — جہانگیر حقیقت عارفوں کے پیشوا تم ہو
تمہیں دیکھا کئے دیکھا کرینگے عمر بھر تم کو — ہماری ابتدا تم ہو ہماری انتہا تم ہو

از خواجہ عبدالقدیر صاحب ساکن بنارس

زمیں پر اک نہیں شہرہ ہمارے پیر و مرشد کا
فلک پر بھی بجا ڈنکا ہمارے پیر و مرشد کا!!
بنی ہیں انبیاء میں جس طرح سے حضرت احمدؐ
یہی ولیوں میں ہے درجہ ہمارے پیر و مرشد کا
جسے چاہا کیا ادنیٰ سے اعلیٰ آن واحد میں
کرشمہ ہے یہ ادنیٰ سا ہمارے پیر و مرشد کا!!
خدا کی ماہیت کو آج تک کس نے ہے پہچانا!!
جو پہچانے کوئی رتبہ ہمارے پیر و مرشد کا!!
تصرف سارے عالم پر ہے جس کا ظاہر و باطن
خدا نے یہ کیا رتبہ ہمارے پیر و مرشد کا—!!
کوئی حد ہے اداؤں کی کوئی گنتی ہے نازوں کی
بھلا کیا کھنچ سکے نقشہ ہمارے پیر و مرشد کا
خدایا تا قیامت احمدؐ مرسل کے صدقے میں
رہے قائم یہی نقشہ ہمارے پیر و مرشد کا!!

سلامت یا خدا رکھنا ہمارے پیرزادوں کو
کہ ملتا ہے بہت نقشہ ہمارے پیر و مرشد کا
خداوندا دیش پیک کی نیکی کے صدقے میں
ہمیں بھی خاک پا رکھنا ہمارے پیر و مرشد کا
ہمارے سر پہ اس عالم میں اس عالم میں دونوں میں
رہے سایہ خداوندا ہمارے پیر و مرشد کا

نوٹ :۔ ہر پیر خلیفہ اور مرید کو اپنے پیران عظام کے حالات اور معملات سے باخبر ہونا نہایت ضروری ہے کہ بزرگوں کی سوانح حیات کا مطالعہ بہ نظر غور کرے اور ان کے قدم بہ قدم چلنے کی کوشش کرے جس سے ان بزرگوں کی روحانی برکتیں شامل حال ہوں ۔

صوفی محمد عثمان علی سا خلیفہ سلطان اولیا حضرت
محمد حسن شاہ صاحب

از جناب شاہ علی حسن صاحب سجادہ نشین درگاہ مارہرہ

ذی القعد کی بارھویں وصال جان ہے
یعنی غم فوت ہادئ دوران ہے
تاریخ کی فکر ہے تو کہنے کے لئے
لکھ مدفن پاک مخلص الرحمن ہے

۱۳ھ ۲

شجرہ طیبہ خاندان جہانگیری شریف

اول درود شریف یکبار۔ الحمد للہ شریف یکبار۔ کلمہ شہادت یکبار پڑھکر شجرہ شریف تلاوت کیا جائے۔

الٰھی بحرمت رازونیاز شہنشاہ جہانگیر شیخ العارفین سیدنا شاہ محمد مخلص الرحمن رضی اللہ عنہ سے

شیخ نے شاہ جہانگیر آپکو بخشا لقب
اور شیخ العارفین کا غیب سے پایا لقب
آپ ہیں عالی نسب والاحسب اعلیٰ لقب
دلبرے شاہ عرب محبوب رب زیبا لقب

الٰھی بحرمت رازونیاز شیخ المشائخ حضرت شیخ العالم سیدنا امداد علی بھاگلپوری رضی اللہ عنہ۔

الهی بحرمت رازونیاز شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد مہدی القادری الفاروقی رضی اللہ عنہ۔

الهی بحرمت بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد مظہر حسن رضی اللہ عنہ۔

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا فرحت اللہ رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم شاہ حسن علی رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم شاہ مغم پاکباز رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر خلیل الدین

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید جعفر رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید اہل اللہ رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا سید نظام الدین رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا سید تقی الدین رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا سید نصیر الدین رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا سید محمد محمود رضی اللہ عنہ

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا سید فضل اللہ عرف سید سائیں رضی اللہ عنہ۔

الهی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ قطب الدین

بینائے دل رضی اللہ عنہ ۔

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ نجم الدین قلندر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا نورالدین مبارک غزنوی رضی عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا نظام الدین غزنوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا غوث الاعظم میر محی الدین سید
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابوسعید مبارک مخذومی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابوالحسن الہنکاری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ یوسف طرطوسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا عبدالواحد عزیز یمنی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا رحیم الدین عیاض رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا الطائفہ خواجہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا سری منقطی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا معروف کرخی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا
امام موسیٰ رضا علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ سیدنا امام جعفر
صادق علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شیخ سیدنا امام محمد
باقر علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت رازونیا حضرت شیخ المشائخ سیدنا امام
زین العابدین علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت رازونیاز لخت جگر نور نظر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ امام حسین
علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت رازونیاز اسد اللہ الغالب مطلوب کل طالب
سیدنا علی علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت رسول الثقلین نبی الحرمین امام
القبلتین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

از صوفی محمد عثمان علی شاہ

ایک شخص حضرت سلطان المشایخ کی مجلس میں حاضر ہوا تو حضرت نے اس کو محبت سے اپنے پاس بٹھا لیا اور فرمایا غالباً تم اسی شہر کے رہنے والے ہو تو اس شخص نے کہا حدیث میں آیا ہے یہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور ہر مسلمان اس دنیا میں مسافر ہے حضرت نے جواب دیا ٹھیک کہتے ہو مجھے تم نے حدیث یاد دلائی بڑا احسان کیا میں بھی جب گانا سنتا ہوں تو مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث شریف یاد آتی ہے کہ آپ اپنے مکان اقدس میں چادر اوڑھے ہوئے آرام فرما رہے تھے۔ اور چند لڑکیاں کچھ گا رہی تھیں۔ کہ اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں تشریف لے آئے۔ اور انہوں نے ان لڑکیوں کو گاتے سے روکا۔ آں حضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرؓ جانے بھی دو ہر قوم کی ایک عید ہوتی ہے اور آج ان کا عید کا دن ہے۔

پھر سلطان المشایخ نے فرمایا مسلمان کو چاہیئے ہر وقت اللہ اور اس کے رسول کے کلام کو یاد رکھے۔

کلام الہیٰ میں ارشاد ہے کہ اللہ کے رسول کی اطاعت کرو۔

کیوں کہ اطاعت رسول دراصل خدا کی اطاعت ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی تابعداری کی دراصل اطاعت تعظیم سے حاصل ہوتی ہے اور محبت تعظیم سکھاتی ہے ہم درویشوں کے مسلک تعظیم ہی سب سے بڑی چیز ہے ادب اور تعظیم سے اطاعت پیدا ہوتی ہے اور خدا نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرو اس کے رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں صاحب امر ہوں ان کی اطاعت کرو پس جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور خدا کی اطاعت سے انسان کی پیدائش کا مقصد پورا ہوتا ہے ۔

بزرگوں کے ہاتھ چومنا ۔ علامہ عینی شرح بخاری جلد ۹ میں فرماتے ہیں

(۵) وَاَمَّا تقبیلُ الاماکنِ الشریفۃ علیٰ قصدِ التبرکِ تقبیلُ ایدی الصالحین وَاَرجُلِھِمْ فَھُوَ حَسَنٌ مَحْمُودٌ باعتبارِ القصدِ والنیۃِ ۔

(۵) علامہ زین الدین نے فرمایا کہ متبرک مقامات کا بقصد تبرک بوسہ دینا اور اسی طرح بزرگوں کے ہاتھ پاؤں کا چومنا بہتر اور پسندیدہ ہے باعتبار قصد اور نیت کے ۔

شجرۂ شریف خاندان نقشبندی

ابوالعلائی

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ جہانگیر شیخ العارفین سیدنا مولینا مولوی محمد مخلص الرحمان رضی اللہ عنہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ شیخ العالم سیدنا شاہ محمد امداد علی بھاگلپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ مخدوم شاہ محمد یحییٰ الغازیوری القادری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ سیدنا شاہ محمد مظہر حسین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ سیدنا شاہ محمد فرحت اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ حضرت مخدوم شاہ منعم پاکباز رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ حضرت سیدنا میر اسد اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ حضرت سیدنا شاہ فرہاد دہلوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ میر سید شاہ دوست محمد برہانپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ محبوب جل علا میر سیدنا ابوالعلا احراری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ قطب الاقطاب میر سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ خواجہ محمد یحییٰ طوسی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشایخ خواجہ عبد الحق رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ بزرگ بہاء الدین بہاء الحق بخاری رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید کلال رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ بابا سماسی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ علی رامیتنی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمود ابوالخیر رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد عارف ریوگردی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوعلی فارمدی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوالقاسم گرگانی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سلطان العارفین خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ ۔

الٰهی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ قرۃ العین رسول کریم سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت المشائخ خواجہ محمد قاسم رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت المشائخ خواجہ خواجگان سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز افضل البشر بعد النبیین اصحاب اکمل اولی الالباب یار جانشین خیر البشر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
الٰہی بحرمت راز و نیاز ختم المرسلین شفیع المذنبین محبوب رب العلمین باعث ایجاد کائنات مفخر موجودات حضرت احمد مجتبےٰ احمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واہل بیتہ وذریاتہ وازواجہ وسلم ۔

گوہر درج کن فکاں سیدنا ابوالعلا	شاہ زمین و آسمان سیدنا ابوالعلا
چارہ درد دو جہاں سیدنا ابوالعلا	راحت جان عاشقاں سیدنا ابوالعلا
نور نگاہ مصطفےٰ سرور چشم مرتضےٰ	زینت بزم خواجگاں سیدنا ابوالعلا
مست شراب احمد ساقی جام نجدی	عین نشان بے خودی سیدنا ابوالعلا

شجرہ شریف سلسلہ عالیہ فردوسیہ

الٰہی بحرمت رازونیاز فخر العارفین شاہ جہانگیر مولانا مولوی عبدالحیٔ
قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت رازونیاز سلطان العارفین ولعاشقین ورث علوم نبعیں فناوات
سبحانی حضرت مولانا شاہ محمد مخلص رحمان قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت رازونیاز قطب العارفین سلطان الواصلین الموسمی بل ا
سو نبی ورث علوم مرتضیٰ حضرت شاہ امداد علی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت رازونیاز امام الموحدین محبوب ربانی حضرت شاہ محمد مہدی
الفاروقی قادری قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت رازونیاز عاشق رسول ثقلین مقبول کونین وسیلتا فیدارین
حضرت شاہ مظہر حسین قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت رازونیاز سلطان المعرفت حضرت مخدوم شاہ حسن دوست
الملقب بہ شاہ فرحت اللہ قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت رازونیاز محبوب بارگاہ یزلی حضرت مولانا مخدوم حسن علی
قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز امام العارفین سلطان الواصلین حضرت مخدوم شاہ محمد منعم پاکباز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت منیر سید خلیل الدین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت پیر سید محمد جعفر قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت پیر سید مبارک حسین صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت پیر سید اشرف عرف پیر سید پیر قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ رکن عالم نظامیہ قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شاہ ابوالفتح ہدایت اللہ سرمست نظامیہ قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ علی عرف قاضناً قدس اللہ سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ ایوب کاہی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ محمد بہرام فردوسی قدس سرہ العزیز۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ حسن بلخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ توشہ توحید قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمتِ راز و نیاز حضرت مخدوم شاہ شمس بلخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت مخدوم شیخ شرف الدین شرف الحق شرف جہاں
منیری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت رکن الدین فردوسی قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ بدر الدین فردوسی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ نجم الدین کبرا قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ضیاء الدین ابو نجیب سہروردی

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ وجیہ الدین ابو حفص قدس
اللہ سرہ العزیز ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ احمد اسود دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ محمد المعروف بعمویہ قدس سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ جنید بغدادی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ سری سقطی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت خواجہ معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت امام علی موسیٰ رضا علیہ السلام ۔

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت امام باقر علیہ السلام

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت امام حسن علیہ السلام

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت مولا مشکل کشا علی علیہ السلام

الٰہی بحرمت رازونیاز حضرت شفیع المذنبین رحمت العالمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

شجرہ طیبہ خاندان چشتیہ بہشتیہ بواسطہ

حضرت خضر رومی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز شیخ العارفین شہنشاہ جہانگیر آقائے نامدار سیدنا
مولانا مرشدنا محمد مخلص الرحمن رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ العالم سیدنا و مولانا و مرشد
نا سید امداد علی بھاگلپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد مہدی الفاروقی القادری
رضی اللہ عنہ ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محمد مظہر حسن رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم شاہ فرحت اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم شاہ حسن علی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا مخدوم عالم شاہ منعم پاکباز
رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سیدنا میر سید خلیل الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سیدنا میر سید جعفر حسین فرغان باڑھوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ سیدنا میر سید اہل اللہ رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نظام الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید تقی الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر نصیر الدین رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید محمود رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید فضل اللہ عرف سید گسائیں
رضی اللہ عنہ۔

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا میر سید قطب الدین بینا ئے
دل جونپوری رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ سیدنا نجم الدین قلندر رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ المشائخ میر سید نور الدین مبارک غزنوی
رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ میر سید نظم الدین غزنوی رضی اللہ عنہ

الٰہی بحرمت راز و نیاز حضرت شیخ شاہ خضر رومی رضی اللہ عنہ